یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.
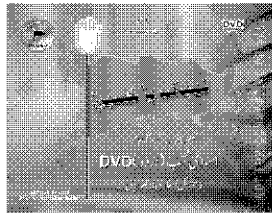
منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

زندگی کیسے گزاری جائے

—— حضرت علیؑ کا وصیت نامہ ——

اپنے بیٹے کے نام

دنیا کے اخلاقی ادب میں اس دستاویز کی نظیر نہیں ملتی۔

تسہیل و ترتیب

رضا علی عابدی

اردو ورثہ

ناشر : سیّدہ تحسین فاطمہ
اردو ورثہ
۳۱۶، مدینہ سٹی مال، عبداللہ ہارون روڈ،
صدر، کراچی۔ ۷۴۴۰۰
Mobile: 0300-2847236
e-mail: urduversa@hotmail.com

کتاب : زندگی کیسے گزاری جائے
VALUES TO LIVE BY
Hazrat Ali's Testament

تسہیل و ترتیب : رضا علی عابدی
طابع : ذکی سنز پرنٹرز، کراچی
اشاعتِ اوّل : فروری ۲۰۰۵ء
اشاعتِ دوم : جنوری ۲۰۰۶ء
اشاعتِ سوم : فروری [illegible]ء
قیمت : ۳۰ روپے

ISBN: 969-8847-02-2

دنیا کے مشاہدے کا نچوڑ

’حضرت علی کی تقریریں‘ کے عنوان سے کتاب کی اشاعت کے بعد ’حضرت علی کی تحریریں‘ ترتیب دے رہا تھا، وہی تحریریں جن میں علی کا وہ تاریخی فرمان شامل ہے جو مالک اشتر کو مصر کا حاکم مقرر کرنے کے بعد ان کے نام لکھا تھا۔ اس تاریخی دستاویز میں امیرالمومنین نے بڑی تفصیل سے سمجھایا تھا کہ لوگوں پر حکمرانی کیسے کی جائے۔ علی کی تحریروں کے مطالعے کے دوران ان کا وہ وصیت نامہ بھی سامنے آیا جو انہوں نے اپنے ایک بیٹے کو لکھا تھا۔ یہ عجب دستاویز ہے۔ وہی علی جو اپنے خطبوں میں دنیا کو حقارت سے ٹھکرانے پر زور دیتے رہے ہیں، اس تحریر میں اپنے بیٹے کو سمجھا رہے ہیں کہ دنیا کو کیسے برتا جائے، زندگی کیونکر گزاری جائے، انسانی رشتوں کو کس طرح سنبھال کر رکھا جائے اور دوسروں کے ساتھ کیے جانے والے سلوک کا پیمانہ کیا ہو۔ علی جیسے شخص نے اپنے اس وصیت نامے میں جو دعویٰ کیا ہے وہ کوئی معمولی دعویٰ نہیں کہ میں نے دنیا کا وسیع اور گہرا مشاہدہ کیا ہے اور اب اُس مشاہدے کا نچوڑ لکھ رہا ہوں۔ اس دعوے میں ذرا سا بھی مبالغہ نہیں۔

اخلاقیات کا درس دینے والی یہ تحریر بے مثال ہے اور عالمی ادب میں کہیں اور اس کی نظیر نہیں ملتی۔ یہ دستاویز ہر گھر میں ہونا چاہیے اور ہر ایک کو، خصوصاً نئی نسل کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ اسی خیال سے اسے اردو اور انگریزی میں اس ارزاں کتابچے کی شکل میں شائع کیا جا رہا ہے تا کہ پڑھنے والوں پر بار

نہ ہو اور وہ فراخ دلی سے اسے ہر اُس شخص کو پہنچائیں جس تک ایسی نصیحت کا پہنچنا ضروری ہے۔

منصوبہ یہ ہے کہ اسی طرح مالک اشتر کے نام حضرت علی کا فرمان بھی شائع کیا جائے جسے اقوام متحدہ کے ترقیاتی ادارے یو این ڈی پی نے عالم اسلام کو اپنا منشور بنانے کا مشورہ دیا ہے۔ اس کے بعد 'حضرت علی کی تحریریں' کے عنوان سے نہج البلاغہ کے اس حصے کو بھی سہل اور سلیس زبان میں منتقل کیا جائے کہ اس کی بڑی ضرورت ہے۔

رضا علی عابدی

زندگی کیسے گزاری جائے

یہ وصیت ہے اُس باپ کی جس کا خاتمہ قریب ہے، جو مانتا ہے کہ بدلتا وقت اپنے ساتھ سختیاں لاتا ہے، جس نے دنیا سے منہ موڑ لیا ہے، جو حالات کی مصیبتوں کے سامنے بے بس ہے، جو زمانے کی برائیوں کو اچھی طرح جانتا ہے، جو پہلے ہی چلے جانے والوں کی بستی میں رہ رہا ہے اور جس کا اس علاقے سے کسی بھی دن چل چلاؤ ہے۔

یہ وصیت ہے اُس بیٹے کے نام جو دنیا سے ایسی امیدیں لگائے ہوئے ہے جو پوری ہونے والی نہیں، جو ہلاک ہو جانے والوں کے راستے پر چل رہا ہے، بیماریوں کا نشانہ ہے، روزگار کے ہاتھوں گروی ہے، جو زمانے کے دکھوں کی زد میں ہے، جو دنیا کے جال میں گرفتار ہے، اُس کے دھوکے اور فریب کا لین دین کر رہا ہے، موت کا قرض دار ہے، جو اجل کا قیدی اور رنج و غم کا ساتھی، مصیبتوں کا قرابت دار، آفتوں کا نشانہ، خواہشات کا مارا ہوا اور مرنے والوں کے بعد ان کی جگہ لینے والا ہے۔

بیٹے۔ زمانے کی گردش، دنیا کی بے وفائی اور آخر وقت کے قریب آ جانے سے یہ ہوا کہ جی چاہا سب کو بھول جاؤں، ہر طرف سے آنکھیں موند لوں اور اپنے سوا کسی کی فکر نہ کروں، اور جب میں نے دوسروں کی فکر چھوڑ کر خود کو اپنی ہی فکروں تک محدود کر لیا تو میری عقل نے مجھے خواہشات سے روک دیا اور مجھے ان سے بچا لیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اپنے معاملات مجھے صاف نظر آنے لگے اور میں اس سچی حقیقت تک پہنچ گیا ہوں جس میں غیر سنجیدہ باتوں کا دخل تک نہیں اور اُس سچائی کو جان گیا ہوں جس میں جھوٹ کی ذرا سی

جھلک بھی نہیں۔

میں نے دیکھا کہ تم میرا ہی ایک ٹکڑا ہو، بلکہ جو میں ہوں وہی تم ہو، یہاں تک کہ اگر تم پر کوئی آفت آئے تو جیسے مجھ پر آئی ہے اور تمہیں موت آئے تو جیسے مجھے آئی ہے۔ اس سے مجھے تمہارا اُتنا ہی خیال ہوا جتنا اپنا ہوسکتا ہے، اسی لیے میں نے یہ وصیت لکھ دی ہے جو تمہیں راستہ دکھائے گی، اب چاہے میں زندہ رہوں یا دنیا سے اٹھ جاؤں۔

میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرتے رہنا، اُس کے حکم ماننا، اُس کے ذکر سے اپنے دل کو آباد رکھنا اور اُس کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رکھنا۔ تمہارے اور اللہ کے درمیان جو رشتہ ہے اس سے زیادہ مضبوط کوئی رشتہ نہیں ہوسکتا، شرط یہ ہے کہ تم اُسے تھام کر رکھو۔

اپنے دل کو نصیحتوں اور اچھی باتوں سے زندہ رکھنا اور اپنی نیکیوں سے اس دل کی خواہشوں کو مار رکھنا، اُسے یقین کے ذریعے مضبوط رکھنا اور سمجھ داری سے اس کو روشن رکھنا، موت کو یاد رکھ کر اسے قابو میں کرنا، اسے سمجھانا کہ سب کا خاتمہ یقینی ہے، دنیا کے حادثے اس کے سامنے لانا، زمانے کے اتار چڑھاؤ سے اُسے ڈرانا، گزرے ہوؤں کے حالات اس کے سامنے رکھنا، تم سے پہلے والوں پر جو گزری اسے یاد دلانا، اُن کے گھروں اور کھنڈروں کو جا کر دیکھنا، اور دیکھنا کہ دنیا میں وہ کیا کرتے رہے، کہاں چلے گئے، کہاں اترے اور کہاں ٹھہرے۔ دیکھو گے تو تمہیں صاف نظر آئے گا کہ وہ دوستوں سے منہ موڑ کر چل دیے اور پردیس کو سدھارے اور وہ وقت دور نہیں جب تمہارا شمار بھی ان میں ہونے لگے۔ لہٰذا اپنی اصل منزل کے لیے بندوبست کرلو، اپنی آخرت بیچ کر دنیا نہ خریدو۔ جن باتوں کو نہیں جانتے ان کے بارے میں بات نہ کرو۔ جس چیز کا تم سے تعلق نہیں اس کے بارے میں زبان نہ ہلاؤ۔ جس راہ میں بھٹک جانے کا اندیشہ ہو اس راہ میں قدم نہ اٹھاؤ کیونکہ قدم کا روک لینا ہول ناکیوں میں پھنسنے سے بہتر ہے۔

دوسروں کو نیکی کی راہ پر لگاؤ تاکہ خود بھی نیکوں میں گنے جاؤ۔ ہاتھ اور زبان کے ذریعے برائی کو روکتے رہو۔ جہاں تک ہوسکے بُروں سے الگ رہو۔ خدا کی راہ میں ایسا جہاد کرو کہ جہاد کا حق ادا ہوجائے اور اگر کوئی اس کو بُرا ٹھہرائے تو اس کی باتوں کا اثر نہ لو۔

حق تک پہنچنے کی خاطر ضرورت ہو تو سختیوں میں کود پڑو۔ دین میں سوجھ بوجھ پیدا کرو۔ سختیوں کو برداشت کرنے کی عادت ڈالو اور یاد رکھو، حق کی راہ میں صبر کرنا بہترین اخلاق ہے۔ ہر معاملے میں اپنے لیے اللہ کی پناہ تلاش کرو، اس طرح تم مضبوط پناہ گاہ اور محفوظ قلعے میں پہنچ جاؤ گے۔ صرف اپنے

پروردگار سے سوال کرو کیونکہ دینا اور نہ دینا بس اُسی کے اختیار میں ہے۔ اپنے اللہ سے زیادہ سے زیادہ بھلائی چاہو۔

میری وصیت کو سمجھو۔ اس سے پہلو بچا کر نہ گزرنا۔ اچھی بات وہی ہے جو فائدہ دے، جس علم میں فائدہ نہ ہو اس میں کوئی بھلائی نہیں اور جو علم سیکھنے کے لائق نہ ہو اس سے کچھ حاصل نہیں۔

بیٹے۔ میں نے دیکھا ہے کہ کافی عمر کو پہنچ چکا ہوں اور مسلسل کمزور ہوتا جارہا ہوں تو میں وقت ضائع کیے بغیر یہ وصیت لکھ رہا ہوں اور یہ ساری باتیں تحریر کررہا ہوں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ سب کچھ کہہ نہ پاؤں اور مجھے موت آجائے اور دل کی بات دل ہی میں رہ جائے یا بدن کی طرح عقل اور سمجھ بوجھ کمزور پڑ جائے یا میری وصیت سے پہلے ہی طرح طرح کی خواہشیں تمہیں گھیرلیں، تم دنیا کے جھمیلوں میں الجھ جاؤ اور تم بھڑک اٹھنے والے منہ زور اونٹ کی طرح ہوجاؤ کیونکہ جس کی عمر کم ہو اس کا دل خالی زمین کی طرح ہوتا ہے کہ اس میں جو بیج ڈالا جائے اسے قبول کرلیتا ہے، اس لیے میں چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے کہ تمہارا دل سخت ہو یا دماغ کہیں اور مشغول ہوجائے، تمہیں ضروری باتیں سمجھادوں تاکہ تم سنجیدگی سے سوچو اور ان باتوں کو قبول کرو جن سے تجربہ کار لوگ ہی تمہیں آزمائش اور جستجو کی زحمت سے بچاتے ہیں۔ اس طرح تم تلاش کی محنت سے اور دنیا کو آزمانے کی مشکلوں سے بچ رہے ہو اور تجربے اور علم کی وہ باتیں مشقت اٹھائے بغیر تم تک پہنچ رہی ہیں جنھیں ہم ڈھونڈتے پھرتے تھے۔ اب وہ سب تمہارے سامنے کھول کھول کر بیان کیا جارہا ہے جو شاید ہماری نظروں سے بھی اوجھل رہ گیا ہو۔

بیٹے۔ اگرچہ میں نے اتنی عمر نہیں پائی جتنی اگلے لوگوں کی ہوا کرتی تھی پھر بھی میں نے اُن کی زندگی پر غور کیا ہے اور ان کے حالات کے بارے میں سوچا ہے۔ ان کے چھوڑے ہوئے نشانوں کو اتنے قریب سے دیکھا ہے کہ میں بھی ان ہی میں کا ایک ہوگیا ہوں بلکہ ان سب کے حالات اور ان کے متعلق معلومات میرے علم میں آئی ہیں اس کے بعد تو یوں لگتا ہے جیسے میں نے تمام عمر ان ہی کے ساتھ گزاری ہے چنانچہ میں نے صاف کو گندے اور نفع کو نقصان سے الگ کرکے پہچان لیا ہے اور اب سب کا نچوڑ تمہارے سامنے رکھ رہا ہوں۔

میں نے یہ کیا ہے کہ اچھی باتوں کو چن چن کر تمہارے لیے اکٹھا کردیا ہے اور فضول باتوں کو تم سے دور رکھا ہے۔ اور چونکہ مجھے تمہاری ہر بات کا اتنا ہی خیال ہے جتنا ایک مہربان باپ کو ہونا چاہیے اور تمہاری اخلاقی تربیت کا بھی خیال ہے لہٰذا مناسب سمجھا ہے کہ تمہیں ادب کی تعلیم ایسے ہی مرحلے پر دوں

جب تم عمر کے ابتدائی حصے میں ہو، دنیا میں نئے نئے آئے ہو، تمہاری نیت کھری ہے اور دل کی خواہشیں پاکیزہ ہیں۔

میں نے چاہا تھا کہ پہلے تمہیں اللہ کی کتاب اور شریعت کے حکم اور حلال اور حرام کی تعلیم دوں اور کسی دوسرے موضوع کا رخ نہ کروں، لیکن یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ جن باتوں پر لوگوں کے عقیدے اور مذہبی خیالات میں اختلاف ہے، ان باتوں پر تمہارے ذہن میں اُسی طرح شبہ نہ پیدا ہو جائے جیسے ان لوگوں کے ذہن میں ہوا ہے۔ اگر چہ یہ بات مجھے پسند نہیں کہ تم سے ان غلط عقیدوں کا ذکر کروں مگر میں سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں تمہارے خیالات کو مضبوط کر دینا اس سے بہتر ہے کہ تمہیں ایسے حالات میں مبتلا ہو جانے دوں جن میں تمہارے مٹ جانے اور تباہ ہو جانے کا خطرہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تمہیں نیکی کی توفیق دے گا اور سیدھا راستہ دکھائے گا۔ یہی سوچ کر یہ وصیت نامہ لکھ دیا ہے۔

بیٹے۔ یادرکھو کہ تمہاری جس بات سے مجھے خوشی ہوگی یہ ہے کہ تم خدا سے ڈرو، اُس نے جو فرض عائد کیے ہیں انہیں پورا کرنے میں کمی نہ کرو۔ اپنے گھر اور خاندان کے پاک بزرگوں کے راستے پر چلو کیونکہ جس طرح تم آج اپنے آپ کو دیکھتے ہو، اسی طرح وہ بھی اپنے آپ کو دیکھتے تھے، اور جو تمہارے سوچنے سمجھنے کا ڈھنگ ہے، وہی ان کا ڈھنگ بھی تھا۔ آخر حالات سے سیکھ کر وہ سیدھی راہ پر چلے اور فضول باتوں سے بچے۔ لیکن اگر تمہاری طبیعت یہ قبول نہ کرے اور چاہو کہ خود اپنے تجربے سے سیکھو تو اللہ کا نام لے کر تجربہ شروع کرو، مگر یہ کام سوچ سمجھ کر کرنا ہوگا، شک وشبہ میں رہ کر یا بحث مباحثے میں بے عقلی سے الجھ کر نہیں۔ اور اس سے پہلے کہ یہ کام شروع کرو، اپنے اللہ سے مدد کی درخواست کرو، اس سے کامیابی کی توفیق مانگو اور ہر طرح کے شک سے بچ کر رہو کیونکہ شبہ تمہیں حیرت اور گم راہی میں ڈال دے گا۔ اور جب تمہیں یقین ہو جائے کہ دل پر کوئی میل نہیں رہا اور اب وہ تمہارے اختیار میں آ گیا ہے، عقل پختہ ہو کر ایک ٹھکانے پر ٹھہر گئی ہے اور ذہن ایک راہ پر چلنے لگا ہے تو اُس وقت ہی اس وادی میں قدم رکھنا، ورنہ اس راستے میں اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ جس میں تم ٹھوکریں کھاتے پھرو گے، حالانکہ جسے دین کی تلاش ہو وہ نہ بھٹکتا ہے اور نہ حیرت میں پڑتا ہے، ایسی حالت میں دین کو ڈھونڈنے والے کو چاہیے کہ بچ کر چلے۔

بیٹے۔ میری وصیت خوب سمجھ لو اور یادرکھو کہ جس کے ہاتھ میں موت ہے، اسی کے ہاتھ میں زندگی بھی ہے۔ جو پیدا کرنے والا ہے وہی مارنے والا بھی ہے۔ جو مٹاتا ہے وہی نئی زندگی بھی دیتا ہے اور جو مصیبت میں ڈال کر امتحان لیتا ہے وہی نجات بھی دیتا ہے۔

یقین کرو کہ دنیا جس جگہ ٹھہری ہوئی ہے یہ جگہ اللہ کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق ہے کہ انسان کو نعمتیں بھی ملتی ہیں اور وہ آزمائش میں بھی پڑتا ہے اور پھر آخرت میں اسے وہ صلہ ملتا ہے جسے ہم نہیں جانتے۔

اگر کوئی بات تمہاری سمجھ میں نہ آئے تو ماننے سے انکار نہ کر دینا بلکہ یہ سوچ کر اس پر غور کرنا کہ تم کم سمجھ ہو، کیونکہ جب تم پیدا ہوئے تھے تو ناسمجھ تھے، پھر رفتہ رفتہ تمہیں علم حاصل ہوا اور ابھی نہیں معلوم کتنی باتیں ہیں جن سے تم بےخبر ہو، ایسی باتیں جن پر عقل حیران رہ جاتی ہے اور نگاہ بہک جاتی ہے لیکن بعد میں صحیح بات نظر آتی ہے۔ لہٰذا اس مالک سے وابستہ رہو جس نے پیدا کیا ہے، روزی دی ہے اور تمہیں سلیقے اور قرینے سے بنایا ہے۔ اب اُسی کی عبادت کرو، اسی کی طرف دیکھتے رہو اور اسی سے ڈرتے رہو۔

بیٹا، یادرکھو کہ تمہیں اللہ کے بارے میں جیسی تعلیم رسول اکرم ﷺ نے دی ہے کوئی دوسرا نہیں دے سکتا لہٰذا آپؐ ہی کو خوشی خوشی اپنا رہبر بناؤ اور نجات کے لیے آپؐ ہی کو اپنا قائد تسلیم کرو۔ میں نے تمہیں نصیحت کرنے میں کوئی کمی نہیں کی اور تم کوشش کے باوجود اپنے بارے میں اُتنا نہیں سوچ سکتے جتنا میں سوچ سکتا ہوں۔

اے بیٹے، یادرکھو کہ اگر تمہارے پروردگار کے ساتھ کوئی دوسرا بھی ہوتا تو اس کے بھی رسول آتے اور اس کی سلطنت اور حکومت کے آثار بھی دکھائی دیتے، اس کے کام اور اس کی خوبیاں بھی نظر آتیں لیکن نہیں۔ اللہ تو ایک ہے، جیسا کہ اس نے خود کہا ہے، اس کے ملک میں کوئی اس سے ٹکر لینے والا نہیں۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ اس طرح سب سے اول ہے کہ اس کی ابتدا نہیں اور سب سے آخر ہے مگر خود اس کی کوئی انتہا نہیں۔ اس کی شان اس بات سے بڑھ کر ہے کہ دل اور نگاہ کو قائل کر کے اس کے رب ہونے کو ثابت کیا جائے۔ اگر تم نے اس کی حقیقت کو پہچان لیا ہے تو پھر اس کے حکم پر عمل کرو، اس شخص کی طرح جس کی حیثیت معمولی ہوتی ہے، طاقت کم ہوتی ہے، بے چارگی بہت ہوتی ہے اور جو اس کی اطاعت کی جستجو میں رہتا ہے، اس کی سزا سے ڈرتا رہتا ہے، جسے اس کی ناراضگی کا اندیشہ لگا رہتا ہے اور اس طرح کے حالات میں وہ اللہ کا محتاج رہتا ہے۔ اللہ نے جس چیز کا حکم دیا ہے وہ بہترین ہے اور جس چیز سے منع کیا ہے وہ بدترین ہے۔

بیٹے، میں نے تمہیں دنیا کے بارے میں خبردار کر دیا ہے کہ اس کی حالت کیا ہے، یہ ہمیشہ

رہنے والی نہیں، یہ پائے دار نہیں۔ میں نے تمہیں بتادیا ہے کہ آخرت میں کیا ہوگا اور وہاں آرام کا کیسا سازوسامان ملے گا۔ دنیا اور آخرت کی مثالیں تمہارے سامنے ہیں تاکہ ان سے کچھ سیکھو اور ان کے تقاضے پورے کرو۔ جن لوگوں نے دنیا کو خوب سمجھ لیا ہے ان کی مثال ان مسافروں جیسی ہے جن کے پڑاؤ پر قحط کی حالت ہے اور اس پڑاؤ سے ان کا دل اچاٹ ہے لیکن جب وہ سرسبز اور شاداب منزل کی طرف چلے تو راستے میں دکھ تو بہت جھیلے، دوستوں کا ساتھ چھوٹا، سفر کی مصیبتیں اٹھائیں، برے برے کھانے صبر کرکے کھائے اور یہ سب اس لیے کیا تاکہ بالآخر کھلے، کشادہ اور مستقل قیام کے ٹھکانے تک پہنچ جائیں۔ اس منزل کی دھن میں انہیں راستے کی تکلیفوں کا احساس بھی نہیں ہوا۔ یہ وہ مسافر ہیں جو راہ کے خرچ کو نقصان نہیں سمجھتے۔ انہیں تو سب سے زیادہ وہ چیز پسند ہے جو انہیں ان کی منزل کے قریب اور مقصد کے نزدیک کردے۔

دوسری جانب وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا سے دھوکا کھایا، ان کا حال ایسے مسافروں جیسا ہے جنہیں سرسبز اور شاداب پڑاؤ ملا مگر یہ اس سے تنگ آگئے اور اس طرف چل پڑے جہاں سوکھا پڑا ہوا اور تباہی پھیلی ہو۔ ان کو تو سخت حادثہ اس وقت پیش آئے گا جب وہ اپنے حالات سے نکل کر ایسی منزل پر پہنچیں گے کہ جہاں انہیں اچانک پہنچنا ہے اور کچھ بھی ہو، ضرور پہنچنا ہے۔

بیٹا، اپنے اور دوسرے کے درمیان ہر معاملے کو خود اپنی ذات کے ترازو پر تولو۔ جو اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لیے پسند کرو اور جو اپنے لیے نہیں چاہتے، دوسروں کے لیے بھی نہ چاہو۔ جس طرح چاہتے ہو کہ تم پر زیادتی نہ ہو، اسی طرح دوسروں پر بھی زیادتی نہ کرو۔ اور جس طرح چاہتے ہو کہ تمہارے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے، اسی طرح دوسروں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرو۔ دوسروں میں جو برائی نظر آئے، وہ اگر تمہارے اندر بھی ہو تو اسے برا سمجھو۔ دوسرے لوگوں کے ساتھ تمہارا جو رویہ ہو اسی رویئے کو اپنے لیے بھی درست سمجھو۔

جو بات نہیں جانتے، اس کے بارے میں منہ نہ کھولو چاہے تمہیں تھوڑا سا علم ہو، اور کسی کے بارے میں وہ بات نہ کہو جو اپنے بارے میں پسند نہیں کرتے ہو۔ یاد رکھو، خود پسندی صحیح راہ پر چلنے نہیں دیتی اور عقلوں کو بیمار ڈال دیتی ہے۔ روزی کمانے میں دوڑ دھوپ کرو اور یوں نہ کماؤ کہ بعد میں دوسرے کھائیں۔ اور جب سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق ہو جائے تو اپنے پروردگار کے سامنے سب سے زیادہ جھک کر پیش ہونا۔ دیکھو تمہارے سامنے ایک لمبا اور مشکل راستہ ہے، اس کے علاوہ تمہیں اس راستے کے

سفر کا سامان بھی ساتھ لینا ہے۔ جتنی ضرورت ہو اتنے سامانِ سفر کا اندازہ کرلو مگر ساتھ ہی ساتھ پیٹھ کا بوجھ ہلکا رکھو۔ اپنے کاندھوں پر اتنا بوجھ لے کر نہ چلو کہ اس کا وزن تمہارے لیے مصیبت بن جائے، اور اگر تمہیں کوئی ایسا ضرورت مند مل جائے جو تمہارا سامان قیامت تک اٹھائے رکھے اور جب بھی تمہیں اس کی ضرورت پڑے فوراً ہی تمہارے حوالے کردے تو اسے غنیمت جانو اور سامان اُس پر لاد دو اور جتنا ہو سکے اس کی پیٹھ پر رکھ دو کیونکہ ہوسکتا ہے کہ پھر تم ایسے شخص کو ڈھونڈو اور نہ پاؤ۔ اگر کوئی شخص تمہاری دولت مندی کے دنوں میں تم سے قرض مانگ رہا ہے اور وعدہ کر رہا ہے کہ تمہاری تنگی کے دنوں میں لوٹا دے گا تو اسے غنیمت جانو۔

یاد رکھو۔ تمہارے سامنے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے جس میں ہلکے پھلکے آدمی کا چلنا بوجھل آدمی سے کہیں اچھا رہے گا اور آہستہ چلنے والا آدمی تیز رفتار دوڑنے والے کے مقابلے میں بری حالت میں ہوگا۔ تمہاری منزل یا تو جنت ہے یا دوزخ، لہٰذا پہلے ہی طے کرلو کہ تمہیں کس منزل پر اترنا ہے۔ اور پڑاؤ ڈالنے سے پہلے اس جگہ کو ٹھیک ٹھاک کرلو کیونکہ ایک بار جب مر گئے تو پھر نہ معافی کا امکان ہے اور نہ دنیا کی طرف واپسی ممکن ہے۔

یقین کرو کہ جس کے ہاتھوں میں زمین اور آسمان کے تمام خزانے ہیں، اُس نے تمہیں مانگنے کی اجازت دے رکھی ہے اور تمہاری درخواست قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے اور کہا ہے کہ تم مانگو، وہ دے گا، تم رحم کی درخواست کرو، وہ رحم کرے گا۔ اس نے اپنے اور تمہارے درمیان پہرے دار نہیں کھڑے کیے ہیں جو تمہیں روکتے ہوں۔ نہ تمہیں اس پر مجبور کیا ہے کہ تم کسی کو اس کے ہاں سفارش کے لیے لاؤ تب ہی کام ہوگا۔ اگر تم نے گناہ کیے ہیں تو اس نے توبہ کی گنجائش ختم نہیں کی ہے اور سزا دینے میں جلدی بھی نہیں کی ہے۔ تم غلطی کے بعد توبہ کرتے ہو تو تمہاری غلطیوں کے طعنے بھی نہیں دیتا اور تمہیں بدنام بھی نہیں کرتا حالانکہ ایسے کام کرکے تمہیں رسوا ہونا ہی تھا۔ نہ اس نے توبہ قبول کرنے میں (کڑی شرطیں لگا کر) تمہارے ساتھ سختی کی ہے، نہ گناہ کے بارے میں تم سے سختی کے ساتھ پوچھ گچھ کرتا ہے اور نہ اپنی رحمت سے مایوس کرتا ہے بلکہ اُس نے گناہ ترک کردینے کو بھی نیکی قرار دیا ہے۔ یہی نہیں، وہ ایک برائی کو ایک ہی گنتا ہے اور ایک نیکی کو دس بار شمار کرتا ہے۔ اس نے توبہ کا دروازہ کھول رکھا ہے۔ جب بھی اسے پکارو، تمہاری پکار سنتا ہے۔ جب بھی دل ہی دل میں اس سے کچھ کہو، وہ جان لیتا ہے۔ تم اس سے مرادیں مانگتے ہو اور اسی کے سامنے اپنے دل کے بھید کھولتے ہو، اس سے اپنے دکھ درد کا رونا روتے ہو اور التجا کرتے ہو

کہ تمہیں مصیبتوں سے نکالے۔ تم اسی سے اپنے کاموں میں مدد مانگتے ہو اور اس کی رحمت کے خزانوں سے وہ چیزیں طلب کرتے ہو جو کوئی دوسرا کسی حال میں نہیں دے سکتا، مثلاً چاہتے ہو کہ تمہاری عمر بڑھے، تمہیں جسمانی صحت اور طاقت ملے یا خوب خوب رزق حاصل ہو۔ اس نے دعا کی اجازت دے کر تمہارے ہاتھ میں اپنے خزانے کی کنجیاں دے دی ہیں کہ جب چاہو ان کنجیوں سے رحمت کے دروازے کھول سکتے ہو اور نعمتوں کی بارشیں برسا سکتے ہو۔

ہاں کبھی دعا قبول ہونے میں دیر ہو جائے تو اس سے ناامید نہ ہو کیونکہ دعا کا قبول ہونا تمہاری نیت پر منحصر ہے۔ کبھی کبھی دعا قبول ہونے میں دیر کی جاتی ہے، اس میں مانگنے والے کو اس کی طلب سے زیادہ اور امیدوار کو اس کی امید سے زیادہ بخشش ہو سکتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ تم کوئی چیز مانگتے ہو اور وہ نہیں ملتی مگر آگے چل کر دنیا یا آخرت میں اس سے اچھی چیز مل جاتی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ تمہاری بھلائی کی خاطر تمہیں محروم رکھا جائے کیونکہ تم ایسی چیز بھی مانگ سکتے ہو کہ اگر تمہیں دے دی جائے تو تمہارے دین کی بربادی کا خطرہ ہے۔ تمہاری دعا ان ہی باتوں کے لیے ہو جو تمہارے لیے فائدہ مند ہوں اور جو چیزیں نقصان دہ ہیں وہ تم سے دور رہیں۔ دولت باقی رہنے والی نہیں اور نہ تم اس کے لیے باقی رہنے والے ہو۔

بیٹے۔ تمہیں آخرت کے لیے پیدا کیا گیا ہے، دنیا کے لیے نہیں۔ تم مٹ جانے کے لیے بنائے گئے ہو، ہمیشہ باقی رہنے کے لیے نہیں۔ تم موت کے لیے بنے ہو، زندگی کے لیے نہیں۔ تم اُس گھر میں ہو جسے ہر حال میں چھوڑنا ہے اور جہاں صرف ضرورت بھر کا سامان اکٹھا کرنا ہے کیونکہ تم آخرت کی طرف جا رہے ہو، موت تمہارا پیچھا کر رہی ہے جس سے بھاگنے والا بچ نہیں سکتا اور اس کے ہاتھ سے نکل نہیں سکتا، موت ہر حال میں اسے پا لے گی، لہٰذا اس کی طرف سے ہوشیار رہو کیونکہ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں برے حالات میں دبوچ لے اور تم توبہ کے لیے سوچتے ہی رہ جاؤ اور موت تمہارے اور توبہ کے درمیان حائل ہو جائے۔ ایسا ہو تو سمجھ لو کہ تم نے اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالا۔

بیٹے۔ موت کو برابر یاد کرتے رہو اور ان حالات کو نہ بھولو جو اچانک سر پر آ جائیں گے، تاکہ جب وہ آئیں تو تم اپنی دیکھ بھال کا سامان تیار رکھو اور اس کے لیے خود کو مضبوط کر لو تاکہ وہ یک لخت آ کر تم پر قبضہ نہ کر لیں۔

اور خبردار، دنیا والوں کو دنیا کی طرف جھکتے اور اس پر جان چھڑکتے دیکھ کر تم دھوکے میں نہ آ جانا

کہ پروردگار اس کے بارے میں تمہیں بتا چکا ہے اور دنیا خود بھی اپنی مصیبتوں کا حال سنا چکی ہے اور اپنی برائیوں کو کھول کھول کر بیان کر چکی ہے۔ جو لوگ دنیا پر مرتے ہیں وہ بھونکنے والے کتے اور پھاڑ کھانے والے درندے ہیں جو آپس میں ایک دوسرے پر غرّاتے ہیں، طاقت ور کمزور کو نگل لیتا ہے اور بڑا چھوٹے کو کچلے ڈالتا ہے۔ یہ سب جانور ہیں جن میں بعض بندھے ہوئے اور بعض کھلے ہوئے ہیں جنہوں نے عقل کا دامن چھوڑ دیا ہے اور نامعلوم راستے پر چلے جا رہے ہیں، یعنی وہ مشکل راہوں میں آفتوں کی چراگاہ میں چھٹے ہوئے ہیں جہاں نہ کوئی رکھوالا ہے جو انہیں سیدھے راستے پر لگا دے اور نہ کوئی چرواہا ہے جو انہیں چارہ دے۔ دنیا نے انہیں بھٹکنے کے لیے چھوڑ دیا ہے اور ان کی آنکھوں کا یہ حال کر دیا ہے کہ روشنی کا مینار انہیں نظر آنا بند ہو گیا ہے۔ یہ دنیا کی بھول بھلیوں میں پھنس گئے ہیں اور اس کی لذتوں میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ یہ تو اس دنیا ہی کو اپنا رب سمجھ بیٹھے ہیں، دنیا ان کے ساتھ کھلواڑ کر رہی ہے، یہ دنیا کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ افسوس انہوں نے آنے والی دنیا کو بھلا دیا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ جلد ہی اندھیرا دور ہو جائے گا اور قافلہ خود کو منزل پر پائے گا۔ جو کوئی مسلسل گزرتے رات اور دن کے گھوڑے پر سوار ہے وہ اگرچہ ٹھہرا ہوا ہے مگر چلا جا رہا ہے، اس نے اگرچہ ایک جگہ پڑاؤ ڈالا ہوا ہے مگر اس کا راستہ کٹتا جا رہا ہے۔

یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ تمہاری آرزوئیں کبھی پوری نہیں ہو سکتیں، اور تم جتنی زندگی لے کر آئے ہو اس سے زیادہ نہیں جی سکتے۔ تم بھی اپنے پہلے والوں کی راہ پر ہو لہٰذا اپنی طلب کی رفتار دھیمی رکھو اور روزی کمانے میں نہ تیز چلو، نہ سست، کیونکہ اکثر طلب کا نتیجہ مال کا گنوانا ہوتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ روزی کی تلاش میں لگا رہنے والا کامیاب ہی ہو اور رزق کی دوڑ دھوپ میں نہ تیز، نہ سست، بیچ کا راستہ اختیار کرنے والا محروم ہی رہے۔

ہر قسم کی ذلت سے اپنے آپ کو بچاؤ چاہے وہ تمہیں کتنی ہی بڑی نعمتوں کی طرف لے جانے والی ہو، کیونکہ عزت کا بدل تمہیں نہیں مل سکتا۔

دوسروں کے غلام نہ بن جاؤ کیونکہ اللہ نے تمہیں آزاد بنایا ہے۔ وہ بھلائی بھلائی نہیں جو برائی سے آئے۔ وہ دولت دولت نہیں جو ذلت کی راہ سے حاصل ہو۔ خبردار، خبردار، تمہیں لالچ کی سرپٹ دوڑنے والی سواریاں ہلاکت کے گھاٹ پر نہ لے جائیں۔ جہاں تک ممکن ہو اپنے اور خدا کے درمیان کسی کا احسان نہ آنے دو کیونکہ تمہارا حصہ تو ہر حال میں تمہیں مل کر رہے گا۔ خدا کا دیا ہوا تھوڑا، مخلوق کے دیے ہوئے بہت سے کہیں زیادہ ہے حالانکہ مخلوق کے پاس بھی جو کچھ ہے، خدا ہی کا دیا ہوا ہے۔

چپ رہنے سے پیدا ہونے والی خرابی کا علاج آسان ہے، مگر گفتگو سے پیدا ہونے والی خرابی کا علاج مشکل ہے۔ برتن کے اندر کا سامان برتن کا منہ بند کر کے ہی محفوظ کیا جاتا ہے۔ اپنا مال نہ خرچ کرنا، دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانے سے کہیں اچھا ہے۔ (کچھ نہ ملنے کی) مایوسی کی کڑواہٹ، دوسروں سے مانگنے (کی مٹھاس) سے بہتر ہے۔ آبرو کے ساتھ محنت مزدوری، بدکاری کے ساتھ مال داری سے بہتر ہے۔ ہر انسان اپنے راز خود ہی خوب چھپا سکتا ہے لیکن کبھی آدمی اپنے پاؤں پر اپنے ہاتھوں کلہاڑی مار لیتا ہے۔ جو زیادہ بولتا ہے وہ زیادہ غلطیاں کرتا ہے۔ نیکوں کے ساتھ اٹھو بیٹھو، تم بھی نیک ہو جاؤ گے، بروں سے بچے رہو گے بدی سے دور رہو گے۔ حرام کھانا بدترین ہے۔ کمزور پر ظلم کرنا سب سے بڑا ظلم ہے۔ جہاں نرمی نامناسب ہو وہاں سختی ہی نرمی ہے۔ کبھی کبھی دوا بیماری ہو جاتی ہے اور بیماری دوا۔ کبھی برا چاہنے والا بھلائی کی راہ دکھا جاتا ہے اور کبھی بھلائی چاہنے والا فریب دے جاتا ہے۔

خبردار۔ امیدوں کے سہارے نہ بیٹھنا کیونکہ امیدیں احمقوں کا سرمایہ ہوتی ہیں۔ جو کچھ تجربے سے سیکھتے ہو اسے محفوظ رکھنا عقل مندی ہے، بہترین تجربہ وہی ہے جس سے نصیحت حاصل ہو۔ موقع سے فائدہ اٹھاؤ اس سے پہلے کہ موقع تمہارے حق میں نہ رہے۔ ہر کوشش کرنے والا کامیاب نہیں ہوتا۔ ہر جانے والا واپس نہیں آتا۔ مال کا ضائع کرنا اور عاقبت کو بگاڑ دینا بربادی اور تباہی ہے۔ ہر کام کا ایک نتیجہ اور صلہ ہوتا ہے۔ جو تمہارے مقدر میں ہے تم تک پہنچ کر رہے گا۔ تاجر خطرے مول لیتا ہے لہٰذا کبھی کبھی تھوڑا مال زیادہ منافع دیتا ہے۔ اُس مددگار میں کوئی خیر نہیں جو ذلیل ہو اور وہ دوست بیکار ہے جو بدگمان ہو۔ جب تک زمانہ ساتھ دے، زمانے کا ساتھ دو۔ زیادہ کی امید میں تھوڑی چیز کو خطرے میں نہ ڈالو۔ خبردار، زیادہ پانے کی خواہش تمہیں اندھا نہ کر دے، ہٹ دھری تمہیں بے عقل نہ بنانے پائے۔ دوست دوستی توڑے تو تم اسے جوڑو، وہ دوری اختیار کرے تو تم اس کے نزدیک ہو جاؤ، وہ سختی کرے تو تم نرمی کرو، وہ غلطی کرے تو تم اس کی خاطر عذر (بہانہ) تلاش کرو۔ دوست کے ساتھ اس طرح پیش آؤ جیسے تم اس کے بندے ہو اور اس نے تم پر کوئی احسان کیا ہے، لیکن خبردار۔ یہ برتاؤ اسی کے ساتھ ہو جو اس کا اہل بھی ہو، نااہل کے ساتھ نہ ہو۔

دوست کے دشمن کو اپنا دوست نہ بناؤ ورنہ دوست بھی دشمن ہو جائے گا۔ دوست کو ایسی نصیحت کرو جو لگی لپٹی نہ ہو چاہے اسے اچھی لگے چاہے بری۔ غصہ پی جایا کرو۔ میں نے غصے کے جام سے میٹھا کوئی جام نہیں دیکھا۔ جو تم سے سختی کرے تم اس سے نرمی کرو، وہ خود بخود نرم ہو جائے گا۔ اگر دوستی ترک

کرنا ہی پڑے تو بھی کچھ نہ کچھ لگاؤ باقی رکھو تا کہ جب چاہو دوستی کو جوڑ سکو۔ جو تمہارے بارے میں اچھی رائے رکھے، کوشش کرو کہ اس کی رائے جھوٹی نہ نکلے۔ دوست کے بھی کچھ حق ہوتے ہیں، دوستی کے گھمنڈ میں وہ حق ضائع نہ کرو کیونکہ جس کے حق تلف کر دیے جاتے ہیں وہ پھر دوست نہیں رہتا۔ ایسے نہ ہو جاؤ کہ تمہارا گھرانا ہی تمہارے ہاتھوں سب سے زیادہ بدنصیب بن جائے۔ جو کوئی تم سے کنارہ کرے، تم بھی اس کے پیچھے نہ لگے رہو۔ تمہارا دوست تعلق توڑے تو تم محبت کا رشتہ جوڑنے میں اس پر بازی لے جاؤ۔ وہ برائی سے پیش آئے تو تم عمدہ سلوک کے معاملے میں اس سے بڑھ جاؤ۔ ظالم کے ظلم سے اپنا دل چھوٹا نہ کرو کیونکہ سچ پوچھو تو وہ خود کو نقصان اور تمہیں فائدہ پہنچا رہا ہے اور جو تمہیں فائدہ پہنچائے اس کا بدلہ یہ نہیں کہ تم اس کے ساتھ برائی کرو۔

بیٹے۔ رزق دو قسم کا ہوتا ہے، ایک وہ جسے تم تلاش کرتے ہو اور دوسرا وہ جو تمہیں تلاش کرتا ہے۔ اگر تم اس تک نہ جاؤ گے تو وہ خود تم تک آ جائے گا۔ ضرورت پڑنے پر گڑگڑانا اور کام نکل جانے پر بداخلاقی سے پیش آنا کتنی بری عادت ہے۔ دنیا میں تمہارا حصہ بس اتنا ہی ہے جتنے سے تم اپنی عاقبت سنوار سکو۔ اگر تم ہاتھ سے نکل جانے والی چیز پر رونا دھونا کرتے ہو تو پھر ہر اُس چیز پر بھی رنج اور افسوس کرو جو تمہیں نہیں ملی۔ جو کچھ ہو چکا اس کے ذریعے اُس کا پتا چلاؤ جو ہونے والا ہے کیونکہ معاملات تمام کے تمام ایک ہی جیسے ہوتے ہیں۔ اور خبردار، ان لوگوں جیسے نہ ہو جاؤ کہ جن پر نصیحت کا اس وقت تک اثر نہیں ہوتا جب تک ان کو پوری طرح تکلیف نہیں پہنچتی۔ سمجھ دار انسان اپنی سمجھ بوجھ سے نصیحت حاصل کرتا ہے اور جانور مار پیٹ سے سیدھا ہوتا ہے۔ سر پر آنے والی مصیبتوں کو پختہ صبر اور بھرپور یقین سے دور کرو۔ یاد رکھو، جس نے بھی درمیانی (اعتدال کا) راستہ چھوڑا وہ بے راہ ہو گیا۔

سچا دوست رشتے دار کی طرح ہوتا ہے، دوست وہی ہے جو پیٹھ پیچھے دوستی کا حق ادا کرے۔ جو لالچ میں پڑا، سمجھو کہ وہ مصیبت میں پڑا۔ کتنے ہی اپنے ہیں جو غیروں سے زیادہ غیر ہیں اور کتنے ہی غیر ہیں جو اپنوں سے زیادہ عزیز ہیں۔ پردیسی وہ ہے جس کا کوئی دوست نہ ہو۔ جس نے سچ کی راہ چھوڑی اس کا راستہ تنگ ہے۔ جو اپنی حیثیت پر قائم رہتا ہے، اس کی عزت باقی رہتی ہے۔ سب سے زیادہ مضبوط تعلق وہ ہے جو آدمی اور خدا کے درمیان ہے۔

جو تمہاری پروا نہ کرے وہ تمہارا دشمن ہے۔ جب لالچ اور ہوس تباہی کا سبب ہو تو مایوسی بھی کامیابی بن سکتی ہے۔ ہر عیب ظاہر نہیں ہوا کرتا۔ فرصت کا موقع بار بار نہیں آتا۔ کبھی آنکھوں والا صحیح راستہ

کھودیتا ہے اور نابینا صحیح راستہ پالیتا ہے۔ برائی کو خود سے دور رکھو کیونکہ وہ تو جب چاہو گے نزدیک چلی آئے گی۔ جاہل سے دوستی توڑنا عقل مند سے دوستی جوڑنے کے برابر ہے۔ جو زمانے کی طرف سے مطمئن ہو کر بیٹھ رہتا ہے، زمانہ اسے دغا دے جاتا ہے اور جو اسے بڑا سمجھ بیٹھتا ہے وہ اسے ذلیل کر دیتا ہے۔ ہر تیرانداز کا تیر نشانے پر نہیں بیٹھتا۔

جب حاکم بدلتا ہے تو زمانہ بھی بدل جاتا ہے۔ سفر پر چلو تو ساتھ چلنے والے کے بارے میں پہلے سے چھان بین کر لو۔ کسی مکان میں اترو تو پہلے پڑوسی کی جانچ کر لو۔ خبردار، ایسی بات نہ کرو جس کا مذاق اڑے چاہے وہ کسی دوسرے کی کہی ہوئی بات کیوں نہ ہو۔

خبردار، عورتوں سے مشورہ نہ کرنا کیونکہ ان کی عقل کمزور ہوتی ہے اور ان کا ارادہ پختہ نہیں ہوتا۔ انہیں پردے میں بٹھا کر ان کی نگاہوں کو تاک جھانک سے روکو کیونکہ پردے کی سختی ان کی عزت اور آبرو کو برقرار رکھنے والی ہے۔ بدکردار لوگوں کا ان کے گھروں میں آنا جانا ان کے بے پردہ رہنے سے زیادہ خطرناک ہے۔ اگر ممکن ہو کہ وہ تمہارے سوا کسی اور کو نہ پہچانیں تو ایسا ہی کرو اور خبردار، انہیں ان کے ذاتی معاملات سے زیادہ اختیارات نہ دو کیونکہ عورت ایک پھول ہے، حکمراں نہیں۔ وہ جتنی عزت کی مستحق ہے اُس سے آگے نہ بڑھو اور یہ حوصلہ پیدا نہ ہونے دو کہ وہ دوسروں کی سفارش کرنے لگے۔ بلاسبب اور بے وجہ بدگمانی کا اظہار کبھی نہ کرنا کیونکہ اس سے نیک چلن اور پاک باز عورت بھی برائی کے راستے پر چل نکلے گی۔

اپنے ملازموں میں ہر ایک کے ذمے کوئی کام ضرور سونپ دو تا کہ وہ تمہاری خدمت کو ایک دوسرے پر نہ ٹالیں۔ اپنے کنبے کی عزت کرو کیونکہ وہ تمہارے بال و پر کی طرح ہے جس سے تم اڑتے ہو۔ یہی تمہاری بنیاد ہے جس پر تم ہر بار آ کر اترتے ہو۔ یہی تمہارے بازو ہیں جن کی مدد سے (اپنی حفاظت کے لیے) لڑتے ہو۔

لو تمہارے دین اور تمہاری دنیا کو اللہ کے حوالے کرتا ہوں اور اُس سے یہی مانگتا ہوں کہ تمہارے حال اور مستقبل میں اور دنیا اور آخرت میں وہ تمہارے حق میں وہ فیصلہ کرے جس میں تمہاری بھلائی ہو۔ والسلام۔

التماس سورہ فاتحہ برائے تمام مرحومین

۱] شیخ صدوقؒ
۲] علامہ مجلسیؒ
۳] علامہ اظہر حسین
۴] علامہ سید علی نقی
۵] بیگم و سید عابد علی رضوی
۶) بیگم و سید احمد علی رضوی
۷) بیگم و سید رضا امجد
۸) بیگم و سید علی حیدر رضوی
۹) بیگم و سید سبط حسن
۱۰) بیگم و سید مردان حسین جعفری
۱۱) بیگم و سید جار حسین
۱۲) بیگم و مرزا توحید علی
۱۳) سید حسین عباس فرحت
۱۴) بیگم و سید جعفر علی رضوی
۱۵) سید انعام حسین زیدی
۱۶) سیدہ ہما زہرہ
۱۷) سیدہ رضویہ خاتون
۱۸) سید نجم الحسن
۱۹) سید مبارک رضا
۲۰) سید تہنیت حیدر نقوی
۲۱) بیگم و مرزا احمد ہاشم
۲۲) سید باقر علی رضوی
۲۳) بیگم و سید باسط حسین
۲۴) سید عرفان حیدر رضوی
۲۵) بیگم و اخلاق حسین
۲۶) سید ممتاز حسین
۲۷) بیگم و سید اختر عباس
۲۸) سید محمد علی
۲۹) سیدہ رضیہ سلطان
۳۰) سید مظفر حسنین
۳۱) سید باسط حسین نقوی
۳۲) غلام محی الدین
۳۳) سید ناصر علی زیدی
۳۴) سید وزیر حیدر زیدی
۳۵) ریاض الحق
۳۶) خورشید بیگم